محبت کا دیا جلا دیں

(دعوت الی اللہ کورس)

دوسرا حصہ

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

محبت کا دیا جلادیں

(دعوت الی اللہ کورس)

دوسرا حصہ

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : محبت کا دیا جلا دیں (دعوت الی اللہ کورس) دوسرا حصہ

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : نومبر 2017ء

تعداد : 1000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034، 021-35292341-42

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050، 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں یہ سوچتی ہوں مجھے کون جانتا تھا؟ میری پیدائش سے پہلے میری ماں بھی نہیں جانتی تھی۔ میرے والد، میرے آباءواجداد کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ مجھے اللہ پاک کی یہ بات اتنی زیادہ پکڑتی ہے سورہ الدھر کی آیت ہے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا (سورہ الدھر:1)

کیا انسان پر زمانے میں سے ایک وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا؟

میں جب سوچتی ہوں تو اپنے آپ کو کسی اینٹ میں، کسی کے پاؤں کے نیچے آنے والی مٹی میں دیکھتی ہوں۔ ایک مٹی کا ذرہ ہی تو تھی شاید کسی درخت کے پتے میں، شاید سمندروں کے نیچے سمندری حیات میں، کیا تھی میری اوقات؟ میں تو زندہ ہی نہیں تھی پھر ایک وقت آیا جب میں اللہ تعالٰی کے حکم سے آدھی اپنی ماں کے پیٹ میں پہنچی اور آدھی اپنے باپ کے پیٹ میں۔ وہ بھی کیا وقت ہوگا جس کا مجھے کوئی شعور نہیں ہے۔ کیسے مجھے پہنچایا گیا؟

ان کی غذا کے توسط سے ان کو جو قوت ملی اور یہ کسی خود کار عمل (Automation) سے نہیں ہوا بلکہ یہ اس رب کی تقدیر ہے جس نے وجود عطا کیا۔ ہاں وہ بھی کیا ہی لمحہ تھا جب میری ذات کا پہلا سیل (Cell) بنا تھا۔ پہلا سیل (Cell) اور پھر سیل کی تقسیم (Cell Division) شروع ہوئی۔ پھر میں اپنے آپ کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے میں دیکھتی ہوں نہ میری آنکھ تھی، نہ میرا ذہن کام کرتا تھا، نہ میرے کان تھے، نہ زبان تھی، نہ سانسیں اور نہ قلب کی حرکت تھی۔ آپ بھی اپنے آپ کو ذرا اس سفر میں لے جا کر تو دیکھیں! اپنے آپ کو وقت کی قید سے آزاد کر کے اس حالت میں لا کر سوچیں کہ جب میں ماں کے پیٹ میں تھی تو میری ماں کو چکر آتے تھے اور ان کے لیے زندگی مشکل ہو گئی تھی۔ جو کچھ وہ کھاتی تھیں وہ کھایا

نہیں جانتا تھا میں اپنی ماں کے لیے کتنی تکلیف کا باعث بن گئی تھی لیکن وہ خوش تھیں کہ ایک زندگی کا آغاز ہو گیا۔

وہ کس کی زندگی ہے؟

کیسے وجود میں آئے گی؟

یہ میری ماں نہیں جانتی تھی۔ پھر دن گزرتے گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جمے ہوئے خون سے لوتھڑے کی صورت میں اور اس سے گوشت کی بوٹی بن گئی۔ میں جب کبھی اپنے آپ کو گوشت کی اس بوٹی کی شکل میں دیکھتی ہوں جس کی کوئی صورت نہیں ہے، جس کے اندر کوئی حس نہیں ہے تو مجھے اپنے مولا پر حیرت ہوتی ہے۔ جس نے میرے بارے میں طے کر رکھا تھا، جس نے مجھے ڈائزین کر رکھا تھا، کس طرح سے وقت گزرتا گیا اور بے شکل والی بوٹی کی شکل بن گئی، ہڈیاں، گوشت اور جلد بھی وجود میں آ گئے۔ میں سوچتی ہوں کہ میرے ہاتھ کیسے تھے؟ ایک لوتھڑا سا تھا، وہ وقت کیسا تھا کہ جب میرے ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان کے Dead Cells ہو رہے تھے۔

وہ کون تھا جو اس پورے عمل میں شریک ہو؟

کوئی بھی نہیں

جس ماں کے پیٹ میں یہ سب کچھ ہو رہا تھا اس سے بھی صرف اتنی خدمت لی گئی کہ ان کے پیٹ میں مجھے پروان چڑھایا گیا اور کچھ وقت کے لیے رکھا گیا۔ پھر وہ وقت آیا جب مجھے اس دنیا میں آنا تھا۔ وہ میرے اور میری ماں کے لیے مشکل وقت تھا اور میری ماں زندگی سے زیادہ موت کے قریب تھی۔ میری ماں کو جو تکلیف اس وقت پہنچی میں پوری زندگی بھی لگا دوں تو اس کا بدلہ نہیں دے سکتی۔ مجھے پہلے میرے رب نے میری ماں کے خون سے پروان چڑھایا اور پھر دو سال تک میری غذا میرے ماں کے پیٹ سے رکھ دی جو دودھ کی صورت میں مجھے

ملتی رہی۔اس دوران کتنی تبدیلیاں آئیں میں دیکھنے لگ گئی، بولنے لگ گئی، چلنے پھرنے لگ گئی، میں سوچنے سمجھنے لگ گئی۔

پھر کس طرح وقت کا پہیہ تیزی سے گھوما اور وہ دن کیسا تھا جب میری امی مجھے پہلی بار سکول لے کر گئیں۔مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے میری ماں چاہتی تھی کہ میری بیٹی کو ایسی تعلیم (Education) ملے جو سب سے زیادہ اعلیٰ ہو اور وہ کسی کمتر چیز پہ سمجھوتہ (Compromise) نہیں کرنا چاہتی تھیں۔پھر کس طرح سے میرے والد نے قرآن حکیم پڑھانے کے لیے کوشش (Effort) کی اور سکول جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کلام کو میں نے باقاعدہ طور پر یعنی ناظرہ قرآن مکمل (Complete) کر لیا تھا۔اور انہوں نے مجھے دو زبانیں (Languages) خصوصی طور پر انگریزی (English) اور عربی (Arabic) سکھانے کے لیے محنت کی اور یہ سیکھنی بہت زیادہ ضروری ہیں۔پھر جس وقت سکول جانے کا آغاز ہوا تو میری ماں کی مصروفیات اور بڑھ گئیں۔ایک ہی فکر انہیں کھا ئے جاتی تھی کہ کسی طرح سے میں لکھنا سیکھ لوں، پڑھنا سیکھ لوں، میرا (Maths) اچھا ہو جائے اور میں اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے کے قابل ہو جاؤں۔

میرے والد کتنی کوشش کرتے تھے ہماری تعلیم اور اصلاح کے لیے۔آدھی رات کے بعد جب وہ تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو اس کے بعد میری ماں کو تعلیم دیتے تھے اور پھر فجر کے بعد ہمیں پڑھانے کے لیے لے کر بیٹھتے تھے۔اتنی مشقت، اتنی کوششیں، وہ کون تھا جس نے ان کے دلوں میں میرے لیے گنجائش پیدا کی، مجھے اس مقام تک پہنچانے کے لیے اور آج جب میں اس مقام پر پہنچی ہوں تو اس کی پکار (Call) مجھ تک پہنچی ہے۔

﴿مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ﴾ (سورۃ الصف: ۱۴)

''اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار کون ہوگا؟''

انصار اللہ سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالٰی کا پیغام پہنچانے کے لیے اور انسانوں کو اس سے متعارف کروانے کے لیے کون کون کام کرے گا؟ اور مجھے بھی کہا گیا کہ میں کیسے کام کرو گی؟ اس کے احسانات اتنے زیادہ ہے میری ذات پر کہ میری زندگی کا لمحہ لمحہ لگ جائے تب بھی حق ادا نہیں ہوتا۔ وہ کتنا کریم ہے کہ اس نے اپنے نبی کے توسط سے، اپنی کتاب کے توسط سے، ماں باپ کے توسط سے، میرے اساتذہ کے توسط سے ممکن بنایا کہ میں اسے پہچان سکو ں۔ آج جب میں اسے پہچانتی ہوں، میرا اس سے تعلق بن گیا ہے، میرا اس سے ایک محبت کا رشتہ ہے اور میں اس رشتے کی مٹھاس کو محسوس کرتی ہوں، آج جب میں اس پہ توکل کرتی ہو ں اور میرا دل سکون میں رہتا ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں سب کا رشتہ اسی طرح سے اپنے رب کے ساتھ جوڑ دوں۔ تاکہ سارے لوگوں کی زندگیاں سکون میں آجائیں کیونکہ میں جب بھی اس سے امید کا رشتہ باندھتی ہوں تو اداس (Depressed) نہیں ہوتی (الحمدللہ)۔ جب میرے دل کے اندر ایک نئی امنگ، اک نئی ترنگ آتی ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ:

وہ سارے لوگ جو اپنی زندگی میں کسی بھی مرحلے (Stage) پر ناامید ہو گئے ہیں، اور

جن کے پاس امید کی کوئی کرن نہیں،

جن کے پاس روشنی کا کوئی دیا نہیں،

جن کے دل اس پیدا کرنے والے کی محبت سے خالی ہیں،

جن کے پاس اعتماد کا وہ رشتہ نہیں ہے،

جن کے پاس زندگی کا سفر کرنے کے لیے جذبہ (Passion) نہیں ہے،

تو میرا جی چاہتا ہے ایک ایک بچے، ایک ایک جوان، ایک ایک بوڑھے کو پکڑ کر یہ بتا دوں کہ:

تمہاری اصل تمہارا رب ہے،

تم نے جانا اپنے رب کے پاس ہے،

اور تمہارا اصل رشتہ بھی اپنے رب کے ساتھ ہے،

ہم سب اسی کے ہیں، وہی ہے جو ہمارا سب کچھ ہے، اسی نے زندگی دی اور وہی ہے جو رزق دیتا ہے۔ وہ کتنا عظیم ہے، کھلاتا بھی ہے، پلاتا بھی ہے، جب بیمار ہو جائیں تو شفا بھی وہی دیتا ہے۔ اسی سے امید ہے کہ یوم الدین کو وہ میری ساری خطائیں معاف کر دے گا۔ میں اس کی ہوں وہ میرا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ:

سب اس کے ہو جائیں اور وہ سب کا ہو جائے

یہی دعوت الیٰ اللہ ہے۔

اس رب نے اس جہان سے ایسے لوگ چنے ہیں جو اس کے ہو کر رہیں انہی کو مسلمان کہتے ہیں لیکن آج کا مسلمان اپنے رب کو نہیں پہچانتا اور وہ اپنے رب کے بارے میں نہیں جانتا۔ یہ نہیں ہے کہ اسکے دل میں محبت نہیں ہے، دیا تو ہے! جلائے گا کون؟ دیا جلانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکار (Call) ہے کہ وہ کون ہوگا جو لوگوں کے دلوں میں میری محبت کا دیا جلائے گا؟ وہ میں ہوں گی، وہ آپ ہوں گے اور ہم سب ہوں گے (ان شاء اللہ)۔

محبت کا دیا جلا دیں کتنا بڑا نفع ہے، کتنا بڑا کام ہے، دنیا میں کسی کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے لیکن کسی کے دل میں امید کا دیا جلانا سب سے بڑی نیکی اور سب سے بڑا کام ہے۔ اس دنیا میں جن کو اپنا رب نہیں ملتا وہ بہت تکلیف میں ہیں انہوں نے اپنے رب کا راستہ گم کر دیا اور انہیں پتہ نہیں ہے کہ سکون کیسے ملے گا؟ اطمینان کیسے ملے گا؟ انہیں پتہ نہیں ہے کہ اس (Connectivity) کے بغیر، اس تعلق کے بغیر ہم تو کٹی پتنگ ہیں جس کو کوئی بھی لوٹ لیتا

ہے۔ ابلیس کے کتنے ایجنٹ انتظار میں رہتے ہیں کہ ڈور کٹے اور پتنگ کو لوٹ لیں۔

میں انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لیے آپ سے تعاون چاہتی ہوں۔ دعوت الی اللہ واقعی (Life Saving Activity) ہے۔ کون ہے جو انسانیت (Humanity) کو بچانا چاہتا ہو؟ انسانوں سے محبت رکھنے والا یہ اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اللہ تعالیٰ کا خاندان ہے ۔اس خاندان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کروانی ہے جو یقین (Believe) کرتے ہیں انہیں بھی اور جو یقین (Believe) نہیں کرتے انہیں بھی ۔ ہمیں اپنی اصل کی طرف لوٹنا ہے اور اس کام کا کوئی صلہ اس دنیا میں کسی نے نہیں دینا اس کا صلہ وہ دے گا جو بادشاہ کائنات ہے۔

یہ انمول کام ہے

کیا۔۔۔۔۔۔؟ دعوت الی اللہ

یہ ایسا کام ہے جس کی قیمت کوئی نہیں دے سکتا بلکہ کسی کے بس میں ہی نہیں، کسی کے اختیار میں ہی نہیں یہ تو سعادت مند لوگ اور خوش نصیب لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چنے جاتے ہیں اور انہیں یہ کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور آپ باقاعدہ (Formally) کسی ایک نشست میں بیٹھ کر اس کے لیے کام کریں تو یہ دعوت الی اللہ نہیں ہے۔ دعوت الی اللہ تو وہ ہے جو ہر وقت، ہر مقام اور ہر جگہ جاری رہتی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے داعی، سب سے زیادہ جنہوں نے انسانوں سے محبت کی، جن کی گواہی رب العزت نے دی:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: 107)

''اور ہم نے آپ کو سارے جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

تو دعوت الی اللہ کا کام سب سے قیمتی، سب سے زیادہ موثر کام ہے جسے محمد ﷺ نے

انجام دیا۔ آپ ﷺ کو جہاں بھی دیکھنا چاہیں بچوں کے ساتھ، بڑوں کے ساتھ، گھر میں، گھر سے باہر، دوستوں میں، رشتے داروں میں، دشمنوں میں، اجنبیوں میں، اللہ تعالیٰ کے گھر میں اور دوستوں کی مجلس میں کہیں، کوئی مقام بھی ایسا نہیں تھا جہاں آپ اپنی زبان سے، اپنے عمل سے، اپنے رب کی طرف نہ بلاتے ہوں۔ آپ کا عمل اللہ تعالیٰ کی پسند میں ڈھلا ہوا تھا اور جیسے کسی نے کہا:

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بُوئے دوست

لہٰذا جب انسان کا عمل بدلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسند میں ڈھلتا ہے تو کس طرح سے سب دیکھ کر بھی پہچان جاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی، اللہ تعالیٰ کا دوست، اللہ والا ہے۔ کتنی بڑی سعادت ہے اللہ والا ہونا جس کا تعلق، جس کی دوستی، جس کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جڑ جائے اس سے خوش نصیب کون ہو سکتا ہے؟ اور وہ سب سے خوش نصیب ہیں جو ہر وقت ہر کسی کا رشتہ اس کے مالک، اس کے خالق سے جوڑنے والا ہے یہ دعوت الی اللہ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا کام ایسا ہے جو ہر وقت، ہر مقام پر جاری رہتا ہے۔

جس میں نفرت نہیں محبت کام کرتی ہے، سختی نہیں نرمی، ردعمل نہیں عاجزی کام کرتی ہے، تواضع، برداشت اور صبر سے ربِّ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ داعی اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے بلاتے کتنا پیارا انسان بن جاتا ہے۔ ہر وقت اس کی تربیت (Training) ہوتی ہے۔ اقبال کہتا ہے:

؎ تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

آئینہ دل ہے اور یہ دل لوگوں کی باتوں سے متاثر ہوتا ہے لیکن داعی اللہ تعالیٰ کے لیے نظر انداز (Ignore) کرتا ہے اور معاف کر دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے جب بندے کا رشتہ

رب کریم سے جڑ رہا ہے تو کسی وجہ سے یہ رشتہ خراب نہ ہو جائے اس لیے وہ رد عمل سے بچتا ہے۔وہ اپنی بڑائی کے لیے نہیں جیتا کیونکہ دعوت الی اللہ کا کام ہی یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی دعوت دی جائے کہ وہ سب سے بڑا ہے۔اسی کی خوشی کے لیے ہم نے جینا ہے، اسی کی خوشی کے لیے ہر کام کرنا ہے، جو اسے پسند ہے وہ کام کرنے ہیں اور جو نا پسند ہے وہ چھوڑ دینے ہیں۔اپنی مرضی کو کبھی رب عظیم کی مرضی کے آگے نہیں رکھنا بلکہ Surrender کرنا ہے۔

رب العزت کو ابراہیم علیہ السلام سے کتنا پیار ہے، کتنی محبت ہے کہ صدیوں سے وہ محبت کیسے سارے انسانوں کے سامنے رکھی جا رہی ہے۔رب العزت نے ابراہیم علیہ السلام سے یہ سوال کیا کیا تم اسلام لے آئے؟ کیا تم نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا؟ کیا تم نے اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیا؟ کیا تم میری رضا پہ راضی ہو گئے؟ کیا تمہارے لیے زندگی میں سب سے بڑی میری ذات ہو گئی؟ کیا تم اسلام لے آئے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (سورہ البقرہ 131)

”میں جہانوں کے رب کا فرماں بردار ہو گیا۔“

ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں فرماں بردار ہو گیا، اپنے آپ کو دل سے حوالے کرنے والا، سپرد کرنے والا اور میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا تو رب العزت نے فرمایا

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

(سورۃ الانعام 162)

آپ کہہ دیں: ”میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔“

قُلۡ　　　　”آپ کہہ دیں“

یعنی اگر آپ فرمانبردار ہو گئے ہیں تو اس کا اظہار بھی کریں۔ جو بات ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہے وہی ساری انسانیت کے لیے ہے کیونکہ ساری انسانیت نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آگے Surrender کرنا ہے۔ لیکن "میں" انسان کو Surrender نہیں کرنے دیتی۔ میں ہوں، میری بات، میری رائے، میری خواہش، میرا دل چاہتا ہے۔ میں قربان کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تسلیم کرنا ہے لیکن صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے۔ پھر اللہ پاک نے کہا آپ کہو:

اِنَّ صَلَاتِیْ   "بے شک میری نماز۔"

جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ سے ہماری ملاقات ہو گی تو وہ کون سا دن ہو گا؟ جب بہت ساری چیزیں مل جائیں گی۔ عجیب اتفاق ہو گا! زندگی کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن، موت کا وقت ان دو چیزوں کو اکٹھا کر دے گا لیکن شامِ زندگی اختتامِ زندگی نہیں ہے۔ اگرچہ اس زندگی کا اختتام ہے لیکن ایک نئی زندگی کا آغاز بھی ہے۔ اس ملاقات کے وقت کسی کی کیا کیفیت ہو گی یہ جاننے کے لیے اپنی نماز کو دیکھ لیں۔ کیونکہ نماز میں آپ اپنے رب سے ملاقات کرتے ہیں اور داعی الی اللہ کا کام یہ ہے کہ اس ملاقات کو بہت پیارا بنا لے۔ "سیدہ عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتی ہیں کہ جس وقت اذان ہوتی تو ایسے لگتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجنبی ہو گئے ہیں۔ ابھی تو اتنی محبت سے بات چیت کر رہے تھے اور اب سب کچھ وہیں رک گیا، سب کچھ ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا۔ نماز میں قبلہ رو ہونا یہ پیغام دیتا ہے کہ چہرے کا رخ، بدن کا رخ اور ہر چیز کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر کے بعد فیصلہ (Decide) ہو گیا کہ اب کسی اور کی طرف رخ نہیں کرنا۔ سوچ کا رخ ادھر اُدھر ہوتا رہتا ہے لیکن آپ اپنی ہر نماز میں دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیسی ہے؟ موت کے وقت بھی یہی کیفیت ہو گی اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی

اللہ تعالیٰ سے بہت اچھی ملاقات ہو تو اپنی نمازوں میں اپنے آپ کو متوجہ (Focus) کر لیں اور یہ (Focus) جانتے ہیں کب ہو سکتا ہے؟ جب آپ دل سے کہہ دیں اور عمل سے ظاہر کر دیں کہ:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانعام 162)

آپ کہہ دیں: ''میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔

میری نماز، میری قربانیاں، میرے سارے مناسک، میری زندگی اور میری موت سب کچھ اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو جہانوں کا رب ہے۔ یہ ہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا اور یہی تو دعوت ہے ساری انسانیت کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں۔ خود ربّ العزت نے فرمایا کہ تم میرے لیے ہونے اور میری ہی طرف لوٹنے کا اقرار کر لو۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (سورۃ البقرۃ 156)

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی جانب لوٹنے والے ہیں۔''

کہانی تو زندگی کی اتنی ہے کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی جانب لوٹنے والے ہیں۔ یہ کام ہے جو داعی الی اللہ نے اپنی زندگی میں کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے خود تیار ہونا ہے اور دوسروں کو تیار کرنا ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ مشق (Practice) کرنے کا حکم دیا گیا اور جو چھٹی مرتبہ بھی ہو سکتی ہے، ساتویں مرتبہ بھی ہو سکتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جاتی ہے تو نوافل بہت عزیز ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہت بڑا ذریعہ ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیفِ جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔'' [صحیح بخاری 6502]

رات کو نیند توڑ کر اٹھیں، اللہ تعالیٰ کے لیے بستر سے اٹھیں اور پھر اس سے باتیں کریں۔ انسان جس سے محبت کرتے ہیں تو رت جگے سے اس محبت کی تسکین ہوتی ہے، آگے بڑھتی ہے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر سرگوشیاں کرنا، باتیں کرنا، کبھی آپ محبت کرنے والے میاں بیوی کو دیکھتے ہیں جو آپس میں اگر دور ہیں تو رات رات بھر ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ بھی راتوں کو اٹھتا ہے۔ اس کی صبح ہوتی ہے تو فجر پڑھ لیتا ہے، جب سورج نکلتا ہے اس کا پھر جی چاہتا ہے کہ دو رکعتیں پڑھ لوں تو سارے جوڑوں کا قرض ادا ہو جائے گا۔ ایک بار پھر اپنے رب کے سامنے جھک

جاؤں۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ برابر نوافل عبادات کے ذریعے سے میرا قرب تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں، میرے کان اور اللہ تعالیٰ یہ کہیں کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں،کون ہے جو یہ نہیں چاہے گا کہ میرا دیکھنا اور میرے رب کا دیکھنا ایک ہو جائے۔ میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، میں چلوں اور میرا ربّ مجھے چلائے۔

بندے اور رب میں کیسی ہم آہنگی (Harmony) ہے، کیسا تعلق ہے؟ یہ نوافل کا کردار ہے،نوافل سے محبت کریں اور نوافل کی محبت دلائیں یہی دعوت الی اللہ ہے۔نماز کی محبت دلائیں یہی دعوت الی اللہ ہے۔جس کو نماز نہیں آتی! ایک ہے نماز کو جسمانی طور پر (Physically) ادا کرنا سیکھنا اور ایک ہے خشوع والی نماز ادا کرنا سیکھنا۔دل کے اندر تک جب چاہت نہیں ہوتی ، اندر ایک لو نہیں لگتی تو آپ کسی اور بجھے ہوئے دیے کو کیسے جلائیں گے؟ آپ کے اندر لو ہوگی تو آپ دوسروں کے دل کے اندر بجھے ہوئے دیے کو بھی جلا دیں گے(ان شاءاللہ)۔

اللہ تعالیٰ کو ہر کام کرتے ہوئے یاد کرنا اور دوسروں کے دل میں بھی اس یاد کو بسا دینا۔یہ ہی محبت کے راستے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر کام میں، ہر کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام (بسم اللہ) سے اور اختتام بھی اسی کے نام (الحمدللہ) پر کرنا۔سلام کرنا اللہ رب العزت کے ساتھ تعلق کا اظہار ہے،سلامتی کا پیغام ہے،نوافل اور تلاوت سب ہی تعلق کے راستے ہیں۔بس دیا جلا دیں، یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی اور یہی روشنی کا راستہ ہے۔

آپ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اچھے پیغامات(Messages) دیتے ہیں؟

جس کو نماز پڑھتے دیکھیں تو اس کو ملاقات کا پیغام (Message) ضرور دیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے ایک بار نہیں ہزار بار حتیٰ کہ اس کی نماز اللہ تعالیٰ سے حقیقی ملاقات بن جائے۔ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ (صحیح مسلم:93)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔''

وہ تمہیں دیکھتا ہے! آپ کا دل کیسا محسوس کرتا ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں، جب آپ اللہ تعالیٰ کی نظروں کو محسوس کرتے ہیں؟ یہ ایک تعلق ہے نا محبت کا تعلق۔ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی کی بات بہت پیاری لگتی ہے:

جس پر تو اعتماد کرے وہ تیرا معبود
جس سے تو امید باندھے وہ تیرا معبود
جس سے تو خوف رکھے وہ تیرا معبود

تو آپ کا کام کیا ہے؟

خود اعتماد کریں اور لوگوں کو اعتماد کرنا سکھائیں
خود اس کا خوف رکھیں اور لوگوں کو خوف رکھنا سکھائیں
خود محبت کریں اور لوگوں کو محبت کے راستے پر ڈال دیں
اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود امید باندھیں اور لوگوں کو امید باندھنا سکھائیں

یہی دعوت الی اللہ ہے اور اسی محبت سے دل روشن ہو جائیں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

ربّ کریم کو دل میں رکھنا ہے اپنے بھی اور دوسروں کے دلوں میں بھی (ان شاء اللہ)۔ جب تک آپ عملی طور پر (Practically) کچھ کریں گے نہیں تو اظہار (Express) کیسے

کریں گے۔ پیار اور محبت کے ساتھ جب آپ لوگوں کے دلوں میں اس روشنی کو ڈالنے کے لیے کوشش (Effort) کریں گے، جب دیے جلائیں گے تو آپ کی کیفیت بھی فرق ہو جائے گی (ان شاء اللہ)۔

جو لوگ انسانوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں جہنم کی آگ سے، جہاں انبیاء بھی کہیں گے:

ربی سلم، ربی سلم　　"اے میرے رب مجھے بچا لیجیے۔"

تو یہ بچانے کا راستہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا کامیابی کا راستہ ہے، اس کی کتاب کی تعلیم حاصل کرنا جنت کا راستہ ہے۔ جیسے نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص علم کے راستے پہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔" (مسلم)

آپ بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو (جتنے بھی اللہ تعالیٰ آپ کے نصیب میں کر دے) اپنے لیے صدقہ جاریہ بنا سکتے ہیں۔ کسی اللہ تعالیٰ کے بندے کو جنت کے راستے پر چلا دیں۔ کتنے لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانا اور کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا چراغ جلانا میرے لیے ممکن نہیں ہے، ممکن ہے اور مشکل بھی نہیں ہے۔ اس معاملے میں بھی آپ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے اور اس سے امید باندھ کر لوگوں کو ان کے رب کی طرف بلائیں تو کامیابی حاصل ہو گی (ان شاء اللہ)۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو دعوت الی اللہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ایک مشن کے طور پر اس کام کو اپنی زندگیوں میں شامل کر سکیں (آمین)۔

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو بسم اللہ سے اختلاف کرے۔ بسم اللہ کی برکات۔ اللہ اکبر کے بعد، یہ اللہ اکبر کی عملی صورتیں ہیں۔ ہاں یہی دعوت الی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ پھر جب بسم اللہ کی بات پر کوئی پختہ ہو جائے تو اور کتنی باتیں سکھائی جاسکتی ہیں۔

النور انٹرنیشنل

انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

لاہور، فیصل آباد، کراچی

www.alnoorpk.com   sales@alnoorpk.com   YouTube Nighat Hashmi

Nighat Hashmi   Alnoor International   +92 336 4033042/49